**HABIBIA ISLAMICUS**
(The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: http://habibiaislamicus.com
Approved by HEC in Y Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

**TOPIC:**

# A CRITICAL STUDY OF THE POLITICAL AND JURISTIC IMPACT OF THE DELEGATIONS TO PROHPET MUHAMMAD (SAW)

# وفود الی النبی ﷺ سے فقہی اثرات، مسائل اور نتائج

**AUTHORS:**

1- *Islam Shah, PhD scholar, Department of Seerat Studies, University of Peshawar, Email ID: dr.islamshah70@gmail.com Orcid ID https://orcid.org/0000-0002-3742-1453*

**How to Cite:** *Shah, Islam. (2022). URDU 2 A CRITICAL STUDY OF THE POLITICAL AND JURISTIC IMPACT OF THE DELEGATIONS TO PROHPET MUHAMMAD (SAW): وفود الی النبیﷺ سے فقہی اثرات، مسائل اور نتائج Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research), 6(1), 19-28.*
*https://doi.org/10.47720/hi.2022.0601u02*
URL: *https://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/263*
Vol. 6, No.1 || January –March 2022 || P. 19-28
Published online: 2022-03-30

QR. Code

# A CRITICAL STUDY OF THE POLITICAL AND JURISTIC IMPACT OF THE DELEGATIONS TO PROHPET MUHAMMAD (SAW)

## وفود الی النبی ﷺ سے فقہی اثرات، مسائل اور نتائج

*Islam Shah*

***ABSTRACT:***
*Allah Almighty created this whole universe, then provided for human beings all the necessities of man to spend time in them, such as air, fire, water, food and clothing and so on. But man must have a guide to live in this world. The Holy Prophet was sent by Allah Almighty as a guide for all human beings. No matter how much time has passed since the prophet hood of the Holy Prophet, the rise and fall of Islam continues, and will continue till the Day of Judgment. The delegations who attended the service of the Holy Prophet (PBUH) and the conversations that these delegations had with the Holy Prophet (PBUH) had an impact? Then the nature of the jurisprudential issues that came up with them was explained.*

***KEYWORDS:*** *The Holy Prophet. Islamic jurisprudence. Saqeef. Bahrain,*

**تمہید برائے ارٹیکل:** اس ارٹیکل میں نبی کریم ﷺ کے پاس جتنے وفود حاضرِ خدمت ہوئے ۔ان وفود کے لئے جو احکامات خداوند صادر ہوئے، یا ان وفود سے نبی کریم ﷺ نے جو بات چیت کی، اور ان سے جو شرعی اثرات اور مسائل سامنے آئے ان کو اجاگر کیا گیا۔ چونکہ ان مسائل کا تعلق فقہہ سے شروع ہوتا ہے۔ فقہہ کی بنیادیں قواعد کو بیان فرمایا، کیونکہ علم فقہہ کے بغیر کسی بھی مسئلے کو بیان کرنا ممکن نہیں۔ اس ارٹیکل میں ان فود کا تذکرہ ہیں، جن سے مسائل سامنے آیئے ہیں۔ مثلاً وفد ثقیف کو حضور نبی کریم ﷺ نے مسجد میں ٹھرایا تھا اور بات چیت فرمائی۔ اس وفد نے یہ ظاہر کیا کہ ہم تب اسلام کو قبول کرینگے، کہ ہمیں چند باتوں اور احکامات الہی میں نرمی کی جائے۔ وفد عبد القیس یا وفد بحرین کو دیئے گئے احکامات اور ان سے حل شدہ مسائل پر بحث کیا گیا۔

**تعارف:** اللہ تبارک و تعالی نے اس پوری کائنات کو پیدا کیا، پھر ان میں وقت گزارنے کے لئے انسان کی جتنی بھی ضروریات ہے ان سب کو انسانوں کے لئے مہیا کیا، جس طرح ہوا، آگ، پانی، خوراک اور لباس وغیرہ وغیرہ۔ مگر انسان کو اس دنیا میں زندگی گزارنے کے لئے ہادی کا ہونا ضروری ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالی نے تمام انسانوں کے لئے ہادی بنا کر مبعوث فرمایا۔ حضور نبی کریم ﷺ کو نبوت ملنے کے بعد آج تک جتنا بھی زمانہ گزر گیا، اس میں اسلام کے عروج وزوال کا سلسلہ جاری ہے، اور قیامت تک جاری رہے گا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جو وفود حاضر خدمت ہوئے اور حضور ﷺ سے ان وفد نے جو بات چیت کی ان کے اثرات کیا تھے۔ پھر ان سے جو فقہی مسائل سامنے آئیں وہ جس نوعیت کے ہیں اس کو بیان کیا گیا۔

فقہ کے لغوی معنی شق اور فتح کے ہیں جیسا کہ علامہ زمحشری لکھتے ہیں الفضۃ حقیقۃ اشق والفتح۔ یعنی فقہ کی حقیقت کرنا اور مشکل مسائل کی گرہ کو کھولنا ہے۔

**علم فقہ کی تعریف:** فقہ سے مراد وہ ضمنی قواعد ہیں جو ایک مجتہد قوم کی طبعی خصوصیات کے مطابق قرآن مجید اور سنت کی روشنی میں مرتب کرتا ہے۔

**فقہ کی بنیاد:** قرآن مجید میں آتا ہے:(وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ۠۱۲۲)

ترجمہ:''اور مؤمنوں کو یہ مناسب نہیں ہے کہ سب کے سب نکل پڑیں تو کیوں نہ ان کی ہر جماعت میں الگ گروہ نکلے تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور اپنی قوم کو ڈرئیں جب وہ ان طرف واپس جائیں تاکہ وہ بچیں''[1]۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:''من یرد اللہ خیرًا یفقھہ فی الدین'' جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس دین میں بصیرت عطا کرتا ہے۔ ترمذی، ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو گورنر بنا بھیجا تو ان پوچھا کہ اگر تمہارے سامنے کوئی مقدمہ پیش ہو تو کیسے فیصلہ کرو گے۔ انہوں نے جواب دیا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ پوچھا اگر کتاب اللہ میں اس کا ذکر نہ ہو تو؟ حضرت معاذ نے جواب دیا پھر سنت رسول کی روشنی میں فیصلہ کروں گا پوچھا اگر سنت میں نہ پاؤ تو انہوں نے جواب دیا تو **فاجتھد رای الوجھدً** اگر کتاب اللہ اور سنت میں مقدمہ کا فیصلہ نہ ہو تو میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ اور اس میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھوں گا۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ان کا سینہ ٹھونکا اور فرمایا تعریف ہے اس خدا کے لیے جس نے اللہ کے رسول فرستادہ کی رائے کو اللہ کے رسول کی مرضی کے موافق کر دیا قرآن کی آیات اور یہ حدیث ظاہر کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے عہد مبارک ہی میں ضمنی قواعد قرآن اور سنت کی روشنی میں مرتب کرنے کا رواج ہو گیا تھا۔

**فقہ کے ماخذ:** فقہ کے دو بنیادی ماخذوں قرآن و سنت رسول اللہ کا ذکر ہو چکا ہے بقیہ تین مصادر کا ذکر حسب ذیل ہے:

فقہ اسلام کا تیسرا ماخذ اجتہاد ہے یہ لفظ جہد سے مشتق ہے جس کے معنی انتہائی کوشش کے ہیں لیکن شرعی اصطلاح میں اجتہاد میں انتہائی کوشش کا نام ہے جو ایک مقنن کتاب اور سنت کی روشنی میں شرعی حکم معلوم کرنے کے لیے کرتا ہے۔ اجتہاد کی بنیاد قرآن مجید اور حدیث ہے قرآن مجید نے بار بار مذہبی اور دنیاوی امور میں عقل اور تدبر سے کام لینے کی ترغیب دی ہے یہ الفاظ بار بار دہراتے (**اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ**۷۶ **اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ**) حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی حاکم فیصلہ دینے میں صحیح اجتہاد کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اگر اس نے اجتہا میں خطا کی تو اس کے ہے ایک اجر ہے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ والی یمن کی مشہور حدیث، جس میں حضرت معاذ نے رسول اللہ ﷺ کے استفسار پر یہ جواب دیا کہ اگر قرآن اور سنت میں کسی مقدمہ کا حل نہ ہو تو میں اجتہاد سے کام لوں گا۔

علامہ سیوطیؒ نے اپنی تصنیف تاریخ الخلفاء صفحہ ۴۰ میں لکھا ہے کہ جب کو مسئلہ حضرت ابو بکرؓ کے سامنے پیش ہوتا تو پہلے قرآن کی طرف رجوع کرتے اگر وہاں مسئلہ کا حل نہ ملتا تو سنت رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کرتے اگر وہاں سے نہ ملتا تو صحابہ کو جمع کرتے اگر کسی کو سنت رسول کا علم ہوتا تو وہ بتا دیتا آپ خدا کا شکر بجا لاتے اگر صحابہؓ میں سے کسی کو بھی سنت کا علم نہ ہوتا تو پھر صاحب الرائے اور عالم دین کا انتخاب کرتے اور ان سے رائے لیتے اور کثرت رائے پر فیصلہ صادر فرما دیتے۔

**مجتہد کے اوصاف:**

۱۔ قرآن اور حدیث پر گہری نظر رکھتا ہو۔

۲۔ پیش آمد حالات و مسائل کے مالہ اور ماعلیہ کو اچھی طرح جاننے والا ہو۔

۳۔ عربی زبان سے واقف ہو۔

۴۔ متقی ہو کہ لوگ دین کے معاملہ میں اس پر اعتماد کر سکیں۔

۵۔ صحابہ، تابعین اور فقہا، سلف کے اقوال اور آرا کا علم رکھتا ہو۔

**اجتہاد کی شرعی حیثیت:** اجتہاد ایک عالم دین کی رائے ہے جو کتاب و سنت کے نظائر اور قیاسات پر مبنی ہوتی ہے اس کی حیثیت نص کی نہیں ہے اس میں غلطی کا بھی امکان ہوتا ہے کسی ایک عالم کی اجتہادی رائے کی بنا پر دوسروں کی تکفیر اور تفسیق کرنا درست نہیں ائمہ اور فقہاء نے ان کی رائے سے اختلاف کرنے والوں کو کبھی بھی کافر اور فاسق قرار نہیں دیا۔

**اجماع:** اجماع جمع سے مشتق ہے جس کے معنی اکھٹا کرنا یا اکھٹا ہونا ہے لیکن اسلامی اصطلاح میں مجتہدین امت کا کسی مسئلہ پر اتفاق اور اتحاد کر لینے کا نام اجماع ہے۔ وفد نبوی ﷺ کے آنے سے وہ کون سے فقہی مسائل سامنے آئے، پھر ان فقہی مسائل کے کون سے اثرات مرتب ہوئے، پھر ان کے نتائج کس طرح سامنے آئے۔

**وفود نبوی سے فقہہ اثرات:** چند فقہی احکام و مسائل وفد ثقیف اور وفود عرب کی آمد:

وفد ثقیف آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں ۹ ھ میں میں اسلام قبول کرنے اور آپ ﷺ پر بیعت کرنے کے لئے حاضر خدمت ہوا تھا۔ رمضان المبارک کے مہینے میں حاضر خدمت ہوئے تھے۔ یہ وہی ثقیف ہیں جن سے آپ نے اور آپ کے صحابہ نے محاصرہ طائف میں شدید تکلیف اٹھائی اور طائف کے قلعہ کو غیر مفتوح چھوڑ کر شکستہ دل مدینہ واپس ہوئے۔

جس وقت آپ ﷺ نے طائف کا محاصرہ چھوڑ کر روانہ ہوئے تو کسی نے عرض یا رسول اللہ ﷺ ان کے لئے بد دعا کیجئے۔ ان کے تیروں نے ہم کو جلا ڈالا آپ ﷺ نے بد دعا نہیں بلکہ دعا فرمائی: اللهم اهد ثقيفا وأت بهم مسلمين[2]۔ اے اللہ قبیلہ ثقیف کو ہدایت دے اور مسلمان کر کے ان کو میرے پاس بھیج۔

فقہی مسئلہ یعنی دعوت کے میدان آپ سے کوئی ظلم کرے تو ان کو بدعا کے بجائے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ہدایت کریں۔ آپ ﷺ نے بنو ثقیف کو اللہ تعالیٰ سے مانگتا تھا اللہ تعالیٰ نے بنو ثقیف حضور ﷺ پاس روانہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور عروہ بن مسعود ثقفی کی شہادت کے آٹھ مہینہ بعد جب آپ ﷺ تبوک سے واپس ہوئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ چھ آدمیوں کا وفد عبد یالیل کی سرکردگی میں مدینہ روانہ ہوا۔ جو تمرد اور سرکشی تھی یا جوش اور ولولہ ہے کہ خود بخود رضا و رغبت اسلام کا حلقہ بگوش بننے کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو رہے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو ان کی آمد سے بے حد مسرت ہوئی سب سے پہلے مغیرہؓ بن شعبہ نے ان لوگوں کو دیکھا تو دیکھتے ہی دوڑے کہ جا کر رسول اللہ ﷺ کو بشارت سناؤں راستہ میں ابو بکر صدیقؓ مل گئے میں رسول اللہ ﷺ یہ خوش خبری سناؤ قسم دے کر کہا کہ مجھ کو اجازت دو حضرت مغیرہؓ نے اجازت فرمائی۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جا کر آنحضرت ﷺ کو اس وفد کی آنے کی خوش خبری دی، رسول اللہ ﷺ نے ان کے ٹھہرنے کے لئے خاص مسجد نبوی میں خیمے نصب کرا دئے۔

**فقہی مسئلہ :** مشرکین کو مسجد ٹھہرایا جا سکتا یا نہیں[3]؟

مشرکین کو مسجد میں ٹھہرانا عمومی طور پر جائز ہے ہو سکتا ہے کہ وہ مسجد میں قرآن و حدیث اور اخلاق مسلمین سے متاثر ہو کر خود بہ خود اسلام قبول کریں۔ حضور ﷺ نے ان لوگوں کو مسجد میں اس لئے ٹھہرایا کہ یہ لوگ قرآن کو سنیں اور نماز اور نمازوں کو دیکھیں اور وفد کی مہمان نوازی اور ان کی خبر گیری کے لئے خالد بن سعید بن العاص کے حوالے کیا۔ جب تک خالد بن سعید اس کھانے میں سے نہ کھا لیتے اس وقت تک وفد کے لوگ وہ کھانا نہ کھاتے تھے اور جو کچھ آنحضرت ﷺ سے کہنا ہوتا تھا۔ وہ انہیں کے واسطے سے کہتے تھے چنانچہ وفد نے خالد کے واسطے سے عجیب شرطیں پیش کیں۔

۱۔ نماز معاف کر دی جائے۔

۲۔ لات جو ان کا بڑا بت تھا اس کو تین سال تک نہ توڑا جائے کیونکہ ہمارے بچے اور عورتیں اس پر بہت مفتوں ہیں۔

۳۔ ہمارے بت خود ہمارے ہاتھوں سے نہ تھوڑوائے جائیں آپ ﷺ نے اول دو شرطوں سے انکار کر دیا اور یہ فرمایا۔

لاخیر فی دین لاصلاۃ فیہ اس دین میں کوئی بہتری نہیں جس میں نماز نہ ہو۔

تیسری شرط کی بابت میں فرمایا یہ ہو سکتا ہے سب نے اسلام قبول کیا اور وطن واپس ہوئے۔ عثمان بن ابی العاص جو اس وفد میں سب کم تھے ان کو امیر اور حاکم مقرر فرمایا ان علم قرآن اور اسلامی مسائل کے سیکھنے کا سب سے زیادہ شوق تھا۔

صدیق اکبرؓ کے اشارہ سے آپ ﷺ ان کو امیر مقرر کیا اور انہی کے ہمراہ ابوسفیان بن حربؓ اور مغیرہ بن شدبعہؓ کو لات بت کو منہدم کرنے کے لئے روانہ کیا ابوسفیانؓ کسی وجہ سے پیچھے رہ گئے۔ مغیرہؓ نے جاکر بت پر پھاولا مارا، ثقیف کی عورتیں برہنہ پاؤں ہوکر یہ ماجرا دیکھنے کے لئے گھروں سے نکل پڑیں مغیرہؓ نے بت توڑ ڈالا اور بت خانہ میں جو مال اسباب اور زیورات تھے وہ سب لے لئے اول اس میں سے عروہ بن ثقفی کے بیٹے ابو ملیح اور عروہ کے بھتیجے قارب بن لاسود کا قرادا کیا اور جو بچا آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے آپ ﷺ نے اسی وقت اس کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے دین کی مدد فرمائی اور اپنے پیغمبر کو عزت دی۔ عروہ بن مسعودؓ کی شہادت کے جب اہل طائف مسلمان ہوگئے تو وفد ثقیف کی حاضری سے پہلے ابو ملیح بن عروہ اور قارب بن الاسود آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشرف بااسلام ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کو لات کے بت خانے سے ہمارے باپ یعنی عروہ اور اسود کا قرضہ ادا کر دیا جائے عروہ اور اسود دونوں حقیقی بھائی تھے۔

ابو فلیح عروہ کے بیٹے ہیں اور اسود کا فرمرا قارب اسود کے بیٹے ہیں دونوں نے اپنے اپنے باپ کے قرضہ کی ادائیگی کی درخواست کی آپ ﷺ نے فرمایا۔ اسود تو مشرک مرا ہے قارب نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بے شک وہ مشرک مرا ہے؟ مگر قرضہ تو مجھ پر ہے آپ نے ابوسفیانؓ کو حکم دیا کہ لات کے بت خانہ سے مال برآمد ہو۔ اوّل اس سے ابو فلیح اور قارب کا قرض ادا کرنا[4]۔

**فقہی مسئلہ ۱ :** اہل حرب میں سے کوئی عذر کرے تو ضمان نہیں ہے اگر اہل حرب حرب میں کوئی اپنی قوم کے ساتھ عذر کرے اور ان کے مال و متاع پر قبضہ کرے اس کے بعد اسلام قبول کرکے امام المسلمین کے سامنے حاضر ہو جائے واپسی سے قبل اس نے جس قدر کمی کی ہو گی تو اس کی ضمان نہ ہو گی[5]۔

**فقہی مسئلہ ۲ :** امام اس شخص کو بنایا جایا جس کو قرآن زیادہ یاد ہو جس اس واقعہ عثمان بن العاص کو امیر وفد اور امام مقرر فرمایا[6]۔

**شراک کے مراکز کا انہدام:** وہ مشرکانہ مقامات جہاں پر شیاطین کے گھر ہیں انہی گرا دینا ضروری ہے ان کا گرانا اللہ اور اس کے رسول کو محبوب ہے۔ چنانچہ ایسے شریکی مقامات کا گرانا اسلام اور اہل اسلام کے حق میں مفید ہے[7]۔

**وفد عبد القیس یا وفد بحرین:** ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وفد عبد القیس رسول اللہ ﷺ کے خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے دریافت فرمایا یہ لوگ کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں عرض کیا گیا بنو ربیعہ سے آپ ﷺ نے فرمایا مرحبا اس وفد کو جس کے حد میں نہ رسوائی نہ شرمندگی آئی انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان مضر قبیلہ واقع ہے۔ اور صرف اشہر الحرم میں ہی آپ ﷺ تک حاضر ہو سکتے اس لئے ایسی بات کا حکم فرمائے کہ ہم بھی اس پر چالیں اور پیچھے ہیں انہیں بھی اس پر عمل کی دعوت دیں اور اس کی برکت سے جنت میں داخل ہو جائیں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں چار توں کا حکم کرتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ جن باتوں کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہے۔

۱۔ میں تمہیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں جانتے ہوں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پڑھنا اور اقرار کرنا۔

۲۔ نماز قائم کرنا۔

۳۔ زکواۃ ادا کرنا

۴۔ رمضان کے روزے رکھنا

نیز اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ مال غنیمت میں خمس ادا کرنا اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ چار قسم کے برتنوں کو مت استعمال کرو۔

۱۔ دبا　۲۔ حنتم　۳۔ نقیر　۴۔ مزفت

دبا کدو کا دنیا حنتم سبز لاکھی گھڑیا نقیر کھدی ہوئی لکڑی مزفت روغنی برتن ان برتنوں مشرکین شراب بنایا کرتے اس لئے ان کے استعمال سے منع فرمایا۔

**فقہی مسئلہ ۱:** اگر اس کے قسم کے برتن جو شراب بنانے کے لئے استعمال ہوں تو آج کل بھی مسلمانوں کو اس قسم کے برتن استعمال جائز نہیں ہاں اگر اس میں شراب بنانے بدبو ختم کیا جائے اور شراب کے اثرات نہ ہو تو پھر اس قسم کے برتن کا ستعمال جائز ہو گا۔

**وفد عبد القیس یا اہل بحرین۔ طبقات ابن سعد کے نظر میں:** عبد الحمید بن جعفر نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول نے اہل بحرین کو تحریر نامہ ارسال فرمایا جس کے وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے پاس بیس آدمی وفد عبد القیس کے شکل حاضر خدمت ہوئے چنانچہ بیس آدمی آپ ﷺ کی خدمت اقدس آئے ان آمد فتح مکہ والی سال ہوئی جن کے رئیس اور سردار عبد اللہ بن عوف الاشج تھے ان لوگوں میں جارود اور شج کے بھانجے بھی منقذ بن حبان بھی تھے۔

عرض کیا گیا کہ یہ عبد القیس کا وفد ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو مرحبا ہے عبد القیس بھی کیسی اچھی قوم ہے۔ جن شب کو یہ لوگ آئے اس کی صبح کو رسول اللہ ﷺ نے افق کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ضرور بہ ضرور مشرکین کی ایک جماعت آئے گی جن کو اسلام پر مجبور نہیں کیا گیا جنہوں نے اونٹوں کو چلاتے چلاتے تھکا کر دبلا کر دیا اور زاد راہ ختم کر دیا ہے ان کے ہمراہی ایک علامت بھی ہے اے اللہ عبد القیس کی مغفرت کر جو میرے پاس مانگنے نہیں آئے ہیں جو اہل مشرق میں سے سب سے بہتر ہیں۔ یہ لوگ اپنے کپڑوں میں آئے رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے ان لوگوں نے آپ ﷺ کو سلام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا تم میں عبد اللہ بن لا شج کون ہیں عبد اللہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں یہ شکل سے بدصورت تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ انسان کی کھال سے مُشک نہیں بنائی جاتی البتہ آدمی کی دو سب سے چھوٹی چیزوں کی حاجت ہوتی ہے۔ ایک اس کی زبان اور ایک اس کا دل۔

رسول اللہ ﷺ نے اس وفد کے لئے فرمایا کہ تم میں عبد اللہ دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے عبد اللہ نے کہا وہ کون سی آپؐ نے فرمایا کہ حلم اور وقار انہوں نے عرض کیا یہ چیز پیدا ہو گئی یا میرے اندر پہلے سے موجود تھے آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے خلقت پیدائش اس بات پر ہوئی[8]۔

**فقہی مسئلہ ۱** : اگر انسان کے اندر اچھی خصلتیں وجود ہو تو اس کی تعریف کی جائیں اور انسان کی شکل صورت کو نہ دیکھا جائے اچھی عادتیں انسان کو اچھا بنا دیتی ہے۔

**فقہی مسئلہ ۲** : اگر کسی انسان کا دل لینا ہوں، تو اس میں اگر کوئی اچھی خوبی ہو تو اس کو بیان کیا جائے۔

جارود نصرانی تھے رسول اللہ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی وہ اسلام لے آئے آپ ﷺ نے وفد عبد القیس کو رملہ بیت الحارث کے مکان پر ٹھہرایا ان لوگوں کی مہمان داری کی۔ یہ لوگ دس دن مقیم رہے۔ حضرت عبد اللہ بن الاشج رسول اللہ ﷺ سے فقہہ قرآن کے مسائل اور حکامات دریافت کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کے لئے انعامات کا حکم دیا عبد اللہ بن الاشج کو سب سے زیادہ عطا انہیں ساڑے بارہ اوقیہ چاندی مرحمت فرمائی اور منقذ بن حبان کے چہرے پر دست مبارک پھیرا[۲۱]۔

**فقہی مسئلہ ۳** : اگر دینی تقوی کی بنیاد پر کسی زیادہ عطا کریں تو یہ بات جائز ہے۔

**ایک نصرانی کا قبول اسلام:** ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ جارود بن علا جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میںحاضر ہوا یہ نصرانی تھا اور وفد عبد القیس کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا۔

اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک دین کا پیروکار ہوں لیکن آپ ﷺ کے دین کے لئے اس دین کو چھوڑتا ہوں۔ کیا تم مجھ کو اس بات ضامن ہو کہ جس کی طرف تم مجھ کو دعوت دیتے ہو اس میں جو کچھ ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تیرے دین میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں دین اسلام سب سے بہتر ہے۔ وہ اسلام لے آیا اور اس کے ساتھوں نے اسلام قبول کیا انہوں نے عرض یا رسول اللہ مجھے سواریاں عنایت فرمائے آپ ﷺ نے فرمایا بخدا میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں جیسے میں تمہیں بطور سواری دے سکوں۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمارے اور ہمارے آبادیوں میں بعض گم شدہ سواریاں ہوتی ہیں۔ کیا ہم ان پر قبضہ کر کے ان کے ذریعہ پہنچ جائیں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ تو جہنم میں لے جانے والی باتیں ہیں۔

**فقہی مسئلہ:** گم شدہ سواری اور گم شدہ چیز کو اپنے استعمال نہیں لا سکتے ہیں کوشش کریں کہ اس کو اپنے مالک تک لے جائیں۔

**مسائل و احکام:**

۱۔ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے اللہ تعالی پر ایمان لانا قول اور عمل کا مجموعہ ہے جو اصحاب رسول اللہ نے تابعین اور تبع تابعین کا مسلک ہے۔

۲۔ آپ ﷺ اس موقع پر حج کا تذکرہ نہیں فرمایا کیونکہ اس وقت حج فرض نہیں ہوا تھا کیونکہ یہ لوگ ۹ ھ میں آئے تھے۔ اگر اس وقت حج فرض ہوتا تو آپ ﷺ ضرور حج کا تذکرہ فرماتے اور حج کرنا کا حکم دیتے۔

نیز حج کے لئے ضرور سواری ہے اور مال کا ہونا شرط ہے شاید ان لوگ کے پاس سواری نہ ہونے اور مال کا نہ ہونے کی وجہ سے حج کا تذکرہ نہیں فرمایا کیونکہ حج کے لئے زادہ راہ ضرور ہے[9]۔

**نتائج:** مسلمان معاشرہ آج کل سیرت النبی ﷺ سے بالکل بے خبر ہیں، جس کی وجہ سے اخلاقی کمزوریاں پیدا ہوتی ہے۔ اگر ایک مسلمان ہونے کے ناطے حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے اور حضور ﷺ کی زندگی کے ہر پہلوں کو دیکھے، تو شاید ہر مسلمان بلکہ ہر انسان کے لئے زندگی گزارنا آسان ہو جائے گا۔ وفود النبی ﷺ سے جو فقہی اثرات اور حل شدہ مسائل سامنے آئیں ہیں یہ مسائل ہمیں روزمرہ زندگی میں اکثر پیش آتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالی ہم سب کو سیرت النبی ﷺ پر زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔

## حوالہ جات:


1 الامام المحدث المفسر الفقیہ شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الرازی الدمشقی، بیروت کویت۔

2 سورۂ نمبر ۹، توبہ، آیت ۱۲۲۔

3 ابن حجر، العسقلانی، ابو الحسن احمد بن علی، فتح الباری، ج ۸، ص ۶۷، دار المعرفہ بیروت لبنان، طبع ۱۴۱۱۔

4 السیوطی، جلال الدین، تاریخ الخلفاء، ص ۴۰، دار المعرفہ بیروت لبنان۔

5 زرقانی محمد بن عبد الباقی شرح مواہب الدنیہ، ج ۴، ص ۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، سن اشاعت ۱۴۱۱ھ۔

6 ابن سعد، محمد ابن سعد، طبقات الکبری، ج ۲، ص ۶۵، دار الاحیا التراث العربی بیروت لبنان۔

7 زرقانی محمد بن عبد الباقی شرح مواہب الدنیہ، ج ۴، ص ۶ تا ۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، سن اشاعت ۱۴۱۱ھ۔

8 ابن قیم الجوزی، عبد اللہ بن محمد ابی الدمشقی، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، ج ۳، ص ۳۱۰، موسسۃ الرسالہ بیروت۔

9 ابن سعد، محمد ابن سعد، طبقات الکبری، ج ۷، ص ۵۲، دار الاحیا التراث العربی بیروت لبنان۔[9] زرقانی محمد بن عبد الباقی شرح مواہب الدنیہ، ج ۴، ص ۳۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، سن اشاعت ۱۴۱۱ھ۔


This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.